سوال

(216) جوتا پہن کر مسجد میں نماز پڑھنا شریعت محمدی میں جائز ہے یا ناجائز؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوتا پہن کر مسجد میں نماز پڑھنا شریعت محمدی میںجائز ہے یا ناجائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوتا پاک تو مثل کپڑے کے ہے نماز بھی جائز ہے۔ ناپاک ہے تو بحکم خدا ''فاخلع نعلیک'' قابل پھینکنے کے ہے۔ غیر طاہر حالت میں جس کی دو صورتیںہیں ایک یہ کہ غیر مدبوغ چمڑہ کا جوتا ہو یہ تو ظاہر نہیں ہوسکتا اور ایسے ہی چمڑہ کا جوتا موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ جیسا کہ تفسیر (۱) سے معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وباغت دیے ہوئے چمڑے کا جوتا ہو تو یہ بحکم اَیُّ اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ۔ بنفسہٖ پاک ہے خارجی نجاست مرئی سے ناپاک ہوتا ہے جس کے پاک کرنے کا طریقہ شریعت محمدی میں صرف صاف سوکھی زمین پر رگڑ (۲) لینا ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا جاء احدکم المسجد فلیتقلب نعلیہ ولینظر فیھما فان رای خبثا فلیمسحہ فی الارض ثم لیصل فیھما (احمد وابوداؤد)۔ مسجد کے باہر جوتے کی تلی الٹ کر دیکھ لے اگر گندگی دیکھے تو زمین پر رگڑ لے اس کے بعد انہیں جوتوں کو پہنے ہوئے نماز پڑھ لے۔ آپ نے ''فاخلع نعلیک'' جوتے کو پھینک دے نہیں فرمایا اگر ایسا فرمان ہو تو مطلع فرمائیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اِذَا وَطِیَٔ اَحَدُکُم بِنَعْلِہِ الاَذٰی فَاِنَّ التّرَابَ لَہٗ طَھُوْرٌ جوتے میں اگر گندگی لگ جائے تو اس کو پاکی مٹی سے ہوجاتی ہے۔

حکیم عبدالرزاق از رنگون

(اخبار محمدی دہلی جلد ۶، ش ۱۴)

۱: تفسیری واقعات وہ حجت ہیں جو مرفوع صحیح سند سے ثابت ہوں، ورنہ حجت نہیں۔ ناپاک جوتے کو پیغمبر کی طرف منسوب کرنا بڑی جسارت ہے۔ ۱۲ علی محمد سعیدی

۲: زمین پر رگڑلینا کافی ہے۔ لیکن رگڑنے کے بعد پانی سے دھولینا افضل ہے۔ جیسا کہ ڈھیلوں سے استنجاء کرنا جائز اور کافی ہے۔ صفائی حاصل ہوجائے گی لیکن بعد میں پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔ جیسا کہ حدیث اور فقہ سے واضح ہے۔ ۱۲ علی محمد سعیدی

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 286

محدث فتویٰ